بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۳۲
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۸ تبوک ۱۳۴۶ھش ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۰۱

اخبارِ احمدیہ

—۰ ربوہ ۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

—۰ ربوہ ۷ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے۔ اکثر ضعف رہتا ہے جس کی وجہ سے خطوط کے جواب دینا بھی محال ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

—۰ ربوہ ۷ ستمبر۔ مورخہ ۵ ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام بہت وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر اہل ربوہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ بعدہ حضور نے احباب سے خطاب فرما کر سفر یورپ کے تعلق میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانوں پر روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور کا یہ خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جلسہ میں اہل ربوہ جن میں مردوں کے علاوہ مستورات اور بچے بھی شامل تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔

—۰ ربوہ ۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل شام مسجد اقصیٰ تشریف لے جا کر جو آج کل زیر تعمیر ہے تعمیر کے کام کا معائنہ فرمایا اور اس بارہ میں کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ معائنہ کے وقت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

پاکستان بھر میں یومِ دفاع پورے جذبہ و جوش سے منایا گیا

شہداء کو خراجِ عقیدت۔ فوجی دستوں کی پریڈیں۔ جنگی سازوسامان کی نمائشیں

راولپنڈی ۷ ستمبر۔ کل ملک بھر میں یوم دفاع پاکستان خاص اہتمام اور پورے جذبہ و جوش سے منایا گیا۔ ملک کے طول و عرض میں شکرانہ کی نمازیں ادا کی گئیں۔ شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ بڑے بڑے شہروں میں فوجی مظاہرے ہوئے۔ فوجی دستوں نے پریڈ کی اور ہتھیاروں اور فوجی سازوسامان کی نمائشیں منعقد کی گئیں۔ تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ اور ملک بھر میں تمام تعطیل رہی۔ سکاؤٹوں کی ریلیز ہوئیں اور سماجی و ثقافتی تقریبوں کا انعقاد عمل میں آیا۔

راولپنڈی میں بری افواج کے کمانڈر انچیف نے ہتھیاروں اور فوجی سازوسامان کی ایک نمائش کا افتتاح کیا۔ ہوابازی کے شعبہ نے میدان جنگ میں سے زخمیوں کو نکالنے کا مظاہرہ کیا۔ صدر کے باڈی گارڈ کے ایک دستہ نے بھی فوجی کرتب دکھائے ان میں موسیقی کی دھنوں کے ساتھ شہسواری کا مظاہرہ بھی شامل تھا۔

ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان کے گورنر جناب عبدالمنعم خان نے ایک شو کا م افتتاح کیا جو دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس موقعہ پر انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہماری بہادر فوجوں نے آج سے دو سال قبل ایک ایسے دشمن کے خلاف جنگ لڑی جس کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ انہوں نے اپنی جنگی مہارت اور قوت و شجاعت کا بے مثال مظاہرہ کر کے اسے شکست فاش دی۔ یہ بے مثال کارنامہ ان سے اس لئے ظہور میں آیا۔ کیونکہ انہوں نے حق کی خاطر یہ جنگ لڑی تھی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

کوپن ہیگن میں نو تعمیر شدہ مسجد نصرت جہاں کی افتتاحی تقریب کے مناظر

سعودی عرب میں بھی ٹیلیویژن پر دو بار دکھائے گئے

مراکش ریڈیو نے مسجد کے افتتاح کی خبر اپنے مختلف نیوز بلیٹنز میں تین بار نشر کی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ سفر یورپ کے دوران ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔ یہ مسجد جسے دنیا بھر کی احمدی مستورات نے اپنے چندوں سے تعمیر کرایا ہے۔ اماں جان حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَھَا کے نام نامی پر "مسجد نصرت جہاں" کے نام سے موسوم کی گئی ہے۔

اس مسجد اور اس کی افتتاحی تقریب کے مناظر ڈنمارک میں ٹیلیویژن پر دکھائے گئے تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یورپ کے بعض دوسرے ممالک اور قدرتی طور پر بعض اسلامی ممالک نے بھی اس مسجد کی تقریب میں غیر معمولی دلچسپی لی ہے اور وہ اس طرح کہ انہوں نے افتتاحی تقریب کی فلم حاصل کر کے اپنے ہاں ٹیلیویژن پر خاص اہتمام سے اس کی نمائش کی ہے۔ چنانچہ سعودی عرب میں ٹیلیویژن پر یہ فلم دو بار دکھائی جا چکی ہے۔ اس فلم میں مسجد کی عمارت، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر اور حضور کی اقتدا میں پہلی نماز جمعہ کے دلکش مناظر بھی شامل ہیں۔ اسی طرح مغربی جرمنی میں بھی ٹیلیویژن پر اس فلم کی نمائش ہوئی۔ ان ہر دو ممالک میں لاکھوں انسانوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کے (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

تحریکِ وصیت ایمان کی آزمائش کا ایک خاص ذریعہ ہے۔

جو احمدی وصیت کے قواعد کو پورا کریگا اور قربانی پیش کریگا وہی حقیقی معنوں میں موصی کہلانے کا مستحق ہوگا

فرمودہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

نوٹ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ مئی ۱۹۲۶ء میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ مگر اسے اب پھر اس لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ تا بعد میں بیعت کرنے والوں اور موصیوں اور غیر موصیوں پر وصیت کی غرض اور ضرورت و اہمیت اور بعض دیگر متعلقہ امور کا علم ہو جائے۔ جن کا جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

بعض امور بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کے گرد و پیش ایسے حالات جمع ہو جاتے ہیں کہ ان حالات کی وجہ سے وہ امور غیر معمولی اہمیت پکڑ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہماری جماعت میں ایسے امور کی مثالوں سے ایک اہم مثال

حصہ وصیت ہے

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ تو سب باتوں کو جانتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب رسالہ الوصیت شائع کی۔ تو آپ کے ذہن میں وہ مشکلات نہ تھیں ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں۔ وصیت حقیقی طور پر بھی نجات کا ذریعہ ہے اگر وہ مشکلات نہ پیدا ہوتیں۔ اور اس قسم کے حالات وصیت کے متعلق رونما نہ ہوتے۔ تو خیال ہو سکتا تھا کہ وصیت کا جنت سے کیا تعلق ہے۔ مگر اس کے گرد و پیش ایسی مشکلات جمع ہو گئی ہیں۔ جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے قاعدہ کے ماتحت بتاتی ہیں کہ وہ اس امر کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ جو ہدایت کا باعث ہو۔ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا کہ جو چیز ہدایت دینے والی ہوتی ہے اس کے ذریعہ بہتوں کو ٹھوکر بھی لگتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم جب بڑی ہدایت لیکر آیا تو اس وقت بڑی ضلالت بھی آئی۔ توریت میں قرآن کریم کی نسبت ہدایت کم تھی۔ اس وقت ٹھوکر بھی کم تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا، جو آپ کی نبوت کو منسوخ کر دے اس لئے آپ کے ذریعہ جہاں ہدایت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھل گیا ہے۔ وہاں اس ہدایت کا انکار کرنے والوں کے لئے کفر کا دروازہ بھی کھول دیا گیا ہے۔ اب موسوی شریعت کا انکار کفر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اور اس کا کمال بھی ختم ہو گیا اب کوئی شخص موسوی شریعت پر چلکر روحانی کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے مقابلہ میں اگر اسلام کے ذریعہ خدا کے قرب کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی کفر کا دروازہ بھی ہمیشہ کے لئے کھل گیا ہے۔

پس

ہر ہدایت کے ساتھ ضلالت

برابر چلتی ہے اور یہ دونوں متوازی چلتی ہیں کیونکہ جو چیز یَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ہوگی وہ ساتھ ہی یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا بھی ہوگی۔ اگر وصیت کا مسئلہ یُضِلُّ بِهٖ نہ ہوتا تو عقل تسلیم نہ کرتی کہ بھلائی کا باعث بھی بن سکتا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جو چیز ہدایت کا باعث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ضلالت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت بدلا نہیں کرتی اب دیکھو وصیت کس طرح ٹھوکر کا موجب ہوئی۔ پہلے تو دوسروں کو اس سے

ٹھوکر لگی

انہوں نے کہا روپیہ کمانے کا ڈھونگ نکالا گیا ہے۔ ورنہ کسی زمین میں دفن ہو کر کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ بھی وہی بات ہے۔ جو کئی مقامات پر بہشتی دروازہ بنا کر کہی جاتی ہے کہ جو اس دروازہ میں سے گزر جائے وہ بہشتی ہو گیا۔ اس طرح وصیت بہت سے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے اس کی حقیقت اور مغز کو نہ سمجھا۔

وصیت کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا

کہ کوئی اس زمین میں دفن ہونے سے بہشتی ہو جائے گا۔ اگر کسی کافر کو رات کے وقت لوگ اس میں دفن کر جائیں۔ یا کسی ہندو کو دفن کر دیا جائے۔ تو کیا وہ اس لئے جنتی ہو جائے گا کہ اس جگہ دفن کر دیا گیا۔ ہرگز نہیں۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشاء تھا اور نہ خدا تعالیٰ کا کہ خواہ کوئی کس طرح اس زمین میں پہنچ جائے جنتی ہوگا۔ بلکہ جو اصل منشاء تھا وہ یہ تھا کہ وصیت کے قواعد کو پورا کر کے جو داخل ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ گویا

وصیت کے قواعد

کو پورا کرنا علامت ہوگی اس بات کی کہ پورا کرنے والا بہشتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں مومن کی علامتیں بتائی گئی ہیں کہ نماز کا پابند ہو۔ زکوٰۃ دے۔ حج کرے۔ خدا کی توحید پر ایمان لائے رسولوں پر ایمان لائے تو جنتی ہوگا۔ مگر دوسری جگہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے جنتی ہیں۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ ان شرائط کے ساتھ جو ایمان لائیں وہ جنتی ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ رکھا کہ جو شخص ان شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو وصیت کے لئے پیش کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے جنتیوں میں شمار کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کا دل اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ اسے کس طرح پتہ لگے کہ خدا کی رضا اسے حاصل ہو گئی اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء معلوم کرنے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں تڑپ معلوم کر کے وصیت کے قواعد کے ذریعہ بتایا کہ اگر تم میں ایسا اخلاص ایسا ایمان اور تعلق باللہ ہو تو سمجھ لو کہ تم جنتی ہو گئے۔ اس سے کم ہو تو بات مشتبہ ہے خدا ہی جانتا ہے کہ تمہارا انجام کیا ہوگا۔

تو یہ ایک ذریعہ ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون جنتی ہے۔ جیسے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کی معرفت فرمایا تھا کہ جنت ان کے لئے ہوگی جو

خدا کی راہ میں

جان اور مال دیں گے۔ چونکہ اس وقت جہاد کی ضرورت تھی۔ اس لئے جان کی بھی شرط تھی۔ اور اس وقت یہی بہشتی مقبرہ تھا۔ اور اس کی علامت یہ تھی۔ کہ جان اور مال دیا ہے۔ مگر اب ایسا زمانہ ہے کہ پہلے زمانے کی طرح جانیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اخلاق اور اعمال اور اموال کی قربانی کی ضرورت ہے شاید کوئی کہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بہشتی مقبرہ کیوں نہ بنایا گیا تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں

تاریخی طور پر

بہشتی لوگوں کی قبروں کو محفوظ رکھنا مشکل تھا۔ اس وقت ریل نہ تھی کہ دور دراز سے لاشیں لائی جا سکتیں۔ لوگوں میں اتنی جہالت تھی کہ قبروں کو اکھیڑ کر پھینک دینا معمولی بات سمجھتے تھے۔ اس وجہ سے قبریں قائم نہ رہ سکتی تھیں۔ اگر اس زمانہ میں بھی اسی طرح کی سہولتیں ہوتیں جیسی اب ہیں تو ان کے لئے بھی الگ مقبرہ تجویز کیا جاتا مگر اس وقت لاشوں کا پہنچنا بہت مشکل تھا اور اب تو ممکن ہے کہ دنیا کے دوسرے سرے سے بھی لاش آ جائے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ امریکہ سے دو چار دن میں لاش یہاں پہنچ سکتی ہے۔ اور قبروں کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے

ظاہری علامت کے طور پر

مقبرہ بہشتی بھی مقرر کر دیا ہے۔ ورنہ مقبرہ بہشتی تو پہلے سے ہی اسلام میں موجود ہے۔ کئی

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ جنت البقیع میں دفن ہونے والوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنتی ہیں .... بعض نے اس طرح ٹھوکر کھائی کہ خیال کر لیا کہ اس زمین میں دفن ہونے سے انسان جنتی بن جاتا ہے اور اس کے لئے لگے دھوکے کرنے۔ اور بعض نے اس کی غرض اور منشاء کو نہ سمجھ کر دھوکہ کھایا۔ شائد کوئی کہے ادھر جنتی بننے کی خواہش اور ادھر دھوکہ کرنا یہ دونوں متضاد باتیں کس طرح پائی جا سکتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ ایمان کو ٹونے ٹوٹکے کے طور پر سمجھتے ہیں اور جن کے عقیدہ کی بنیاد عقل پر نہیں ہوتی وہ اسی قسم کی متضاد باتیں جمع کر لیتے ہیں ہم اس کا نام ظاہر پر محمول کر کے دھوکہ رکھتے ہیں مگر ایسے لوگ حقیقت میں سمجھتے ہیں کہ ایسا ہی ہو سکتا ہے اس لئے وہ اپنے نزدیک دھوکہ نہیں کر رہے ہوتے .... حضرت خلیفہ اوّل ؓ سنایا کرتے تھے کہ بعض لوگ قرآن کریم کی چوری کو چوری نہیں سمجھتے اور ان کا خیال ہے کہ خدا کا کلام چرا لینا گناہ نہیں۔ ایک دفعہ ایک دوست کے سپرد کچھ روپے تھے اس نے ذاتی مصارف میں اس خیال سے خرچ کر لئے کہ جب میرے پاس ہوں گے دے دوں گا۔ میرا اس شخص سے بہت تعلق تھا مگر انجمن میں مَیں نے ہی سوال اٹھایا کہ اس طرح ان کو خرچ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس دوست نے بھی اقرار کر لیا کہ غلطی ہو گئی ہے جلد روپیہ ادا کر دوں گا مگر ایک اور دوست کھڑے ہو گئے جنہوں نے یہ بحث شروع کر دی کہ یہ غلطی ہے ہی نہیں کیونکہ روپیہ خدا کے لئے جمع کیا جاتا ہے اور یہ بھی خدا کی مخلوق ہیں ان کو ضرورت تھی انہوں نے خرچ کر لیا تو حرج کیا ہو گیا اور اس میں غلطی کیا ہوئی تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں حالانکہ یہ واضح بات ہے کہ خدا کے لئے ہی روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور سب خدا کے بندے ہیں۔ مگر جب اپنی ذات کے متعلق فیصلہ کرنا ہو تو غلطی کر جاتے ہیں۔ اس کے لئے فیصلہ کرنے والے اور ہونے چاہئیں تو

بسا اوقات انسان سمجھتا ہے

کہ جو کچھ مَیں کر رہا ہوں دیانتداری کے ماتحت ہے مگر وہ بے وقوفی اور نادانی ہوتی ہے مَیں یہ نہیں کہتا کہ جنہوں نے کسی طرح مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کی کوشش کی وہ دھوکہ باز تھے۔ بہت سے ان میں ایسے تھے کہ جنہوں نے صرف یہ خیال کیا کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جانا کافی ہے۔ پھر کیوں نہ ہم دنیا میں بھی مال سے فائدہ اٹھائیں بلکہ مَیں تو کہوں گا کہ ایک رنگ میں ان کا ایمان بڑھا ہؤا تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم دھوکہ کر کے بھی مقبرہ میں داخل ہو جائیں گے تو بھی خدا تعالےٰ ہمیں اس میں داخل ہو جانے کی وجہ سے جنتی قرار دے دے گا بے شک ایسے لوگ غلطی پر تھے اور ان کا خیال درست نہ تھا ان کو ضلالت پہنچی اور انہوں نے وصیت کا غلط مفہوم لیا اور دھوکہ میں پڑ گئے۔ مگر وصیت سے سب سے بڑا فتنہ ایک اور پیدا ہؤا جو خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ اور وہ خلافت کے متعلق فتنہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خیال بھی نہ ہو گا جب آپ نے وصیت لکھی کہ ایسی جماعت بھی پیدا ہو گی جو اس کے ماتحت کہے گی کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے مگر اس طرح بھی وصیت ٹھوکر کا باعث ہوئی اور ایسا فتنہ پیدا ہؤا جس نے جماعت کو تہ و بالا کر دیا۔ اور ایک وقت تو ایسا آیا کہ سوائے معدودے چند لوگوں کے سب اس طرف ہو گئے کہ خلیفہ کو منتخب کرنا غلط ہے مگر حضرت خلیفہ اوّل ؓ کی تقریر نے بتا دیا کہ یہ خیال غلط تھا اور خلیفہ کا انتخاب بالکل درست تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت پر روحانیت اور برکات کے نزول کا خاص وقت تھا اور یہ ممکن ہی نہیں کہ مامور کے فوت ہونے کے معاً بعد جماعت گمراہی اور ضلالت پر جمع ہو گیا یہ ممکن ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے مامور کو اٹھا لیا اور جماعت سب سے زیادہ رحم کی مستحق ہو گئی اس وقت خدا تعالےٰ جماعت کو گمراہ ہونے دے۔ پس درحقیقت سچا فیصلہ وہی تھا جو جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے متعلق کیا لیکن پھر بھی کچھ ایسے لوگ تھے جن کا خیال ہے کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ایک ٹکڑا پراگندہ ہو کر جماعت سے باہر چلا گیا .... تو ان کے لئے وصیت ٹھوکر کا موجب ہوئی اور یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا ان کے متعلق بھی یہی ظاہر ہؤا۔ مَیں سمجھتا ہوں وصیت کے مسائل بھی ایسے پیچیدہ ہیں کہ آئندہ بھی ٹھوکر کا موجب ہو سکتے ہیں مگر مَیں

"سرِ دوستاں یاد دہانیدن"

کے مطابق ان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔

اس وقت مَیں صرف ایک مسئلہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کا اس سال (۱۳۳۶ ہش) کی مجلس مشاورت میں بھی ذکر ہؤا تھا کہ

کس قدر آمد پر کوئی شخص وصیت کرے

اور آمد اور جائداد پر وصیت ہو یا نہ ہو

مَیں نے جہاں تک وصیت کو پڑھا ہے کبھی ایک منٹ کے لئے بھی مجھے یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سے منشاء یہ تھا کہ جو اس زمین میں دفن ہو جائے وہ جنتی ہو گا۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ خدا تعالےٰ تو الگ رہا حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بھی منسوب نہیں کی جا سکتی۔ یہ وہ تعلیم ہے کہ شروع سے لے کر آخیر تک قرآن کریم انکار کر رہا ہے۔ مَیں تو یہ سمجھ نہیں سکتا کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھنے سے تو جنتی نہ ہو سکے لیکن اس زمین میں دفن ہونے سے جنتی ہو جائے اس طرح تو نعوذ باللہ اس زمین کا خدا تعالےٰ سے بھی بڑا درجہ ہؤا کہ اس زمین سے تعلق رکھنے والا جنتی بن سکتا ہے مگر خدا تعالےٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھ کر کوئی شخص جنتی نہیں بن سکتا تو پھر اس زمین میں کونسی طاقت ہو سکتی ہے کہ جو اس زمین میں دفن ہو جائے وہ سیدھا جنت میں چلا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بات قرآن کریم کی تعلیم حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور خود وصیت کی تعلیم کے خلاف ہے جو منشاء وصیت کا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اونی قربانی پیش کی جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ جو شخص اس قدر قربانی کرتا ہے اس کے نفس میں اصلاح ہے جو اتنی قربانی کرے اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ جنتی ہے پس اگر وصیت سے اس قسم کی قربانی مراد ہے تو وصیت کو اس کے ماتحت لانا ہو گا اور جس بات میں قربانی نہ پائی جاتی ہو گی وہ وصیت کے خلاف ہو گی۔ مَیں اس وقت تفصیلات کے متعلق بولنے کے لئے کھڑا نہیں ہؤا۔ جس بات کے بتانے کے لئے کھڑا ہؤا ہوں وہ یہ ہے کہ کسی دوست نے بتایا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ چونکہ آجکل روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے وصیت کے نئے نئے معنے کئے جاتے ہیں اور غرض یہ ہے کہ زیادہ روپیہ وصول ہو۔ گو یہ نہایت نامعقول اعتراض ہے مگر مَیں اس پر بُرا نہیں مناتا کیونکہ مَیں کسی سے اپنے لئے روپیہ نہیں مانگتا بلکہ

خدا کے دین کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے

اور اسی کے لئے مَیں مانگتا ہوں۔ اگر اس جائداد سے خلیفہ کی ذاتی جائداد بنتی اور اس کے رشتہ داروں کو ورثہ میں ملتی تو اعتراض ہو سکتا تھا کہ مَیں اپنے لئے روپیہ جمع کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہوں لیکن اگر یہ مال دین کی خدمت کے لئے صرف ہوتا ہے اور مجھ کو ذاتی طور پر اس سے کوئی نفع نہیں پہنچتا تو پھر اگر مَیں وصیت کے ایسے معنے کرتا ہوں جن کی رو سے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے زیادہ روپیہ جمع ہو سکتا ہے تو یہ میرے لئے کونسی شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وصیت کی غرض یہی بیان فرمائی ہے کہ روپیہ آئے جو دین کی اشاعت کے لئے خرچ کیا جائے تو پھر ہم نے اگر ایسے معنے کئے کہ زیادہ روپیہ آئے تو یہ کوئی حرج کی بات نہیں۔ کسی بات سے انسان کی دو غرضیں ایسی ہوتی ہیں جو مذموم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ ایسے غلط عقائد گھڑنا چاہتا ہے جن کی وجہ سے دوسروں کو شکنجہ میں کس سکے اور دوسرے ذاتی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وصیت کے معاملہ میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ پھر مجھے اس اعتراض پر کیا رنج ہو سکتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ اگر اس رنگ میں ہر بات کو بدل جائے۔ تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جو لوگ وصیت کے یہ معنی کرتے ہیں کہ خواہ کوئی کتنی ہی قلیل رقم ادا کرے اس کی وصیت ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ مقصد ہے کہ وہ بغیر کچھ دئے مقبرہ میں داخل ہو جائیں اگر ان کا حق ہے کہ یہ کہیں وصیت کو مال کی قربانی اس لئے قرار دیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ روپیہ وصول ہو تو دوسروں کا بھی حق ہے کہ وہ کہیں کہ ان کا یہ مطلب ہے کہ بغیر کچھ دئے داخل ہو جائیں.... جس شخص نے یہ کہا ہے کہ

وصیت کے نئے معنے

اس لئے کئے جاتے ہیں کہ روپیہ آئے اگرچہ اس کا خیال نہایت بے ہودہ ہے مگر مجھے اس پر غصہ نہیں کیونکہ مَیں یہی چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمّد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالےٰ کی محبت کے بعد مَیں محمد صلعم کے عشق میں مخمور ہوں اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم مَیں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اسی طرح مَیں کہتا ہوں اگر وصیت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کی خاطر مال جمع کرنے سے مجھ پر لالچ کا الزام آتا ہے تو بخدا مَیں اس سے بھی بڑا لالچی ہوں۔ جس قدر مجھے کوئی کہہ سکتا ہے اگر وصیت کے الفاظ مجھے اجازت دیتے تو مَیں کہتا کہ ۱/۳ سے کم کی وصیت نہیں ہو سکتی لیکن افسوس الفاظ اس لالچ کی اجازت نہیں دیتے۔ پس مجھے تو خدا کے دین کے لئے روپیہ جمع کرنے کی اس سے زیادہ حرص

اور لالچ ہے جس قدر کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے خلاف کا خیال نہ ہوتا اور پھر مختلف طبائع کا خیال نہ ہوتا تو میں اس وقت کی ضروریات کے مطابق یہی فیصلہ کرتا کہ ۱/۳ کی وصیت کی جائے۔ اب میں ایسا تو نہیں کرسکتا لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ یہ بھی جائز ہے جب احمدیت ترقی کرے گی ہماری جماعت کے لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی ۔۔۔۔ تو اس وقت ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کافی نہ ہوگی۔ اس وقت سلسلہ کی باگ جس کے ہاتھ میں ہوگی وہ اگر وصیت کے لئے ۱/۳ ضروری قرار دیدے تو یہ جائز ہوگا مگر ابھی وہی زمانہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں تھا۔ اس لئے ابھی یہ حکم نہیں دیا جاسکتا۔ گو دل یہی چاہتا ہے کہ زیادہ روپیہ آئے اور ۱/۳ حصہ کی وصیت کی جائے مگر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب ۔۔۔۔ آمدنی زیادہ ہوگی۔ مال و اموال کی کثرت ہوگی اور ۱/۱۰ حصہ داخل کرنا کوئی بات ہی نہ ہوگی۔ مگر اب تھوڑی جماعت ہے جس نے بہت بوجھ اٹھانا ہے اور جماعت کو مختلف قسم کی تکلیفوں کا سامنا ہے ۔۔۔۔۔۔ لیکن جب اس قسم کی تکلیفیں نہ ہوں گی ایسے زمانہ میں اگر وصیت کے چندہ کو انتہائی حد تک بڑھا دیا جائے تو یہ بھی جائز ہوگا کیونکہ اصل غرض اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

مالی قربانی کا موقع

دینا ہے اور مال زیادہ ہو تو زیادہ دینے سے ہی قربانی ہوسکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرماتے کہ جو شخص وصیت کے بغیر مرے وہ دوزخی ہے تو میں کہتا وصیت کو وسیع کرو لیکن جب آپ نے یہ نہیں لکھا اور وصیت کے بغیر بھی لوگ جنت میں جاسکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ وصیت اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ہے۔ اور اگر کسی وقت ۱/۱۰ حصہ کی قربانی اعلیٰ ہونے کے لئے کافی نہ ہو تو اس کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں۔ آگے اس وقت کے فقہا کیا فقاہت کریں گے یہ ان کی بات ہے

گو اس اعتراض پر مجھے خوشی ہوئی اگر یہ کسی نے کہا ہے لیکن چونکہ میں نے خود یہ اعتراض نہیں سنا اس لئے بالکل قرینِ قیاس ہے کہ جس دوست نے مجھے پہنچایا ہے ان کو سمجھنے میں غلطی لگی ہو لیکن اگر یہ صحیح ہے تو میں اعتراض کرنے والے کو نصیحت کرتا ہوں کہ بہت الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے منہ سے نکل جانے کے بعد انسان کو پچھتانا پڑتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کسی نے کہا تھا آپ نے انصاف کے ماتحت مال کی تقسیم نہیں کی آپ نے فرمایا اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو اور کون کرسکتا ہے۔ اور پھر فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ ہوں گے جو دین کو برباد کرنے والے ہوں گے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اُترے گا۔ کیسا خطرناک انجام ہوا۔

جو کچھ معترض نے کہا ہے اس کا یہی مفہوم ہوسکتا ہے کہ ہم دین کے لئے زیادہ مانگتے ہیں۔ مگر یہ کونسی بُری بات ہے۔ جو جائز تدبیر ہو وہ تو ثواب کا موجب ہے مگر ایسی باتیں اپنے نتائج کے لحاظ سے قابلِ اعتراض ہوتی ہیں گو اپنے الفاظ کے لحاظ سے نہ ہوں۔ دیکھو

قرآن کریم میں آتا ہے

خدا تعالیٰ مسلمانوں کو فرماتا ہے تم رسول کو رَاعِنَا نہ کہو گو تمہاری نیت اس لفظ سے یہ نہیں ہے کہ تم رسول کی ہتک کرو مگر یہ لفظ ہتک کرنے والا ہے۔ اگر تم اس لفظ کو استعمال کروگے تو تم سے انعام چھین لئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو انبیاء کے متعلق کس قدر غیرت ہوتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کو اپنے انبیاء کی غیرت ہوتی ہے گو انکی ذاتی خوبیاں بہت بڑھی ہوئی ہیں اور خلفاء میں ان کے مقابل پر کمزوریاں ہوتی ہیں۔ ان میں انبیاء کی طرح معصومیت نہیں ہوتی مگر جس مقام پر ان کو کھڑا کیا جاتا ہے اس کی غیرت کی وجہ سے ان پر اعتراض کرنے والے بھی ٹھوکر سے نہیں بچ سکتے تم میں سے اگر کسی کو اپنے ایمان کی فکر نہ ہو تو نہ ہو مگر مجھے ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت جیسی سلامت ایمان والی مجھے ملی تھی اس سے بڑھ کر چھوڑ کر جاؤں۔ پس ایسے الفاظ اپنے منہ سے نہ نکالو جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بھڑکانے والے ہوں اور ایسی باتیں مت کرو جن کا تمہیں صحیح علم نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهُ

کیا تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر دیکھ لیا تھا میں کہتا ہوں ایک منافق کو جو حق اسلام دیتا ہے وہ خلیفہ کو بھی ضرور ملنا چاہئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایسا منافق جو تلوار سے جنگ کر رہا ہو وہ بھی اگر کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کی بات کو قبول کرلینا چاہئے کیونکہ اس کا دل چیر کر کسی نے نہیں دیکھ لیا۔ جب یہ ادنیٰ ترین حق ہے جو اسلام منافق کو بھی دیتا ہے تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ خلیفہ ہونے پر یہ حق کیونکر اس سے چھینا جاسکتا ہے پس ایسی باتیں نہ کرو جن کا علم نہ ہو۔ پھر میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ

وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے

وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا۔ اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اَعْلَمُ ہوں اس معاملہ کے متعلق۔ اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ ابھی میں اصل مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ مجھے اس بارہ میں دوستوں سے مشورہ کرنا ہے مگر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں قربانی اور ایثار کے جذبات پیدا کرے اور ہم اس کے قرب کو حاصل کرسکیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں ✚

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء

ضروری ہدایات

(۱) سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے اور تمام قائدین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خود بھی ضرور اجتماع میں شریک ہوں اور مجلس عاملہ کے علاوہ دیگر خدام کو بھی کثرت سے شامل ہونے کی تحریک کریں۔

(۲) اجتماع کھلے میدان میں ہوگا جہاں خدام اپنی سہ روزہ رہائش کے لئے خود خیمے بنائیں گے۔

(۳) قائدین اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے پہلے سے حزب بنالیں گے۔ ایک حزب میں زیادہ سے زیادہ دس خدام شامل ہوسکتے ہیں اور ہر حزب کا علیحدہ خیمہ ہوگا۔

(۴) ہر حزب کے اراکین اپنا خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں گے:۔ رسّہ (حسب ضرورت) دو دو قنیاں یا چار کھیس۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں

(۵) مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو مقام اجتماع کے گیٹ پر ملے گا لیکن اس سے قبل ضروری ہے کہ ہر شامل ہونے والا خادم اجتماع کا داخلہ فارم پُر کرے۔ ہر مجلس ابھی شامل ہونے والے خدام کی متوقع تعداد کے مطابق مرکز سے داخلہ فارم منگوالے اور فارم پُر کروانے کے بعد مرکز میں بھجوا دے تاکہ خدام کے ٹکٹ پہلے ہی بنا کر رکھ لئے جائیں۔

(۶) ہر خادم کے پاس مندرجہ ذیل سامان کا ہونا ضروری ہے:۔ تھیلہ۔ چنے بھنے ہوئے جن کے ساتھ اگر گڑ کے ٹکڑے بھی شامل کرلئے جائیں تو ایک مکمل غذا بن جاتی ہے (ناشتہ کے لئے) پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ سوئی دھاگہ۔ چاقو۔ پنسل۔ کاغذ۔ موٹی چھڑی۔ پٹی ۴ انچ چوڑی اور دو گز لمبی۔ ٹارچ۔ بالٹی۔ (ہر حزب میں ایک لنگر سے حزب کا کھانا لانے کے لئے) قائدین ابھی سے خدام کو یہ اشیاء مکمل کرنے کی ہدایت شروع کردیں۔

(۷) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۷ء ہے۔

(۸) شوریٰ کے لئے ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین یا ہر بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا مگر مذکورہ تعداد میں شامل ہوگا۔ نمائندگان کا انتخاب مقامی مجلس عاملہ کرے گی۔

(۹) علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے منتظم علمی مقابلہ جات اور منتظم ورزشی مقابلہ جات کی ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱۰) مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انہی تاریخوں پر منعقد ہوگا اس کے لئے مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ کی ہدایات کو مدنظر رکھا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

برادرم ملک محمد ارشد صاحب ابن مکرم ملک صادر خان صاحب ساکن لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب چیمہ دس ہزار (۱۰،۰۰۰) روپے حق مہر پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲۰-۸-۶۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (شیخ نذیر احمد۔ ربوہ)

حدیث النبیؐ

ہر ناپسندیدہ بات دیکھ کر اصلاح کی کوشش کرو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ۔ (مسلم)

(ترجمہ) ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی خلافِ اخلاق یا خلافِ دین بات دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اس بات کو اپنے ہاتھ سے بدل دے لیکن اگر اسے یہ طاقت حاصل نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کے متعلق اصلاح کی کوشش کرے اور اگر اسے یہ طاقت بھی نہ ہو تو کم ازکم اپنے دل میں ہی اسے بُرا سمجھ کر (دعا کے ذریعہ) بہتری کی کوشش کرے اور آپؐ فرماتے تھے کہ یہ ایمان کی سب سے کمزور قسم ہے۔

(تشریح) جہاں اوپر والی حدیث میں جہاد فی سبیل اللہ کی تحریک کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہر سچے مومن کو اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ ہر وقت جہاد میں لگے رہنا چاہیئے وہاں اس حدیث میں جہاد کے بہت سے میدانوں میں سے ایک میدان کے متعلق جہاد کا طریقِ کار بیان کیا گیا ہے۔ یہ میدان قومی اور خاندانی اور انفرادی اصلاح سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہت سی دینی اور اخلاقی بدیاں اس لئے پھیلتی ہیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر خاموشی اختیار کرتے اور ان کی اصلاح کے لئے قولی یا عملی قدم نہیں اٹھاتے اس طرح نہ صرف بدی کا دائرہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص کے بُرے نمونہ سے بیسیوں مزید آدمی خراب ہوتے ہیں بلکہ لوگوں کے دلوں میں سے بدی کا رُعب بھی کم ہونے لگتا ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ قانونی طریق کے علاوہ سوسائٹی میں سے بدی کو مٹانے کے دو ہی بڑے ذریعے ہیں ایک ذریعہ بزرگوں اور نیک لوگوں کی نگرانی اور نصیحت ہے جو بے شمار کمزور طبیعتوں کو سنبھالنے کا موجب ہو جاتی ہے اور دوسرا ذریعہ بدی کا وہ رعب اور ڈر ہے جو سوسائٹی کی رائے عامہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی لاتعداد لوگوں کو بدی کے ارتکاب سے روک دیتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ بدصحبت میں مبتلا ہو کر خراب ہونے لگتا ہے مگر اس کے والد یا والدہ یا کسی اور نیک بزرگ کی بروقت نگرانی اور نصیحت اسے گرتے گرتے سنبھال لیتی ہے یا ایک شخص اپنے اندر ایک خاص قسم کی بدی کی طرف میلان پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے مگر اسے سوسائٹی کا رعب اور بدنامی کا ڈر اس میلان سے روک کر پھسلنے سے بچا لیتا ہے۔ اس طرح اگر عملی نگرانی یا قولی نصیحت نہ بھی ہو تو نیک لوگوں کی خاموش دعائیں بھی خاندانوں اور قوموں کی اصلاح میں بڑا کام کرتی ہیں۔ پس اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان تینوں قسم کے موجباتِ اصلاح کو حرکت میں لا کر مسلمانوں میں بدی کا رستہ بند کرنا اور نیکی کا رستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے سُست اور غافل اور بے پرواہ ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا کوئی عزیز یا دوست یا ہمسایہ برملا طور پر ایک خلافِ اخلاق یا خلافِ دین حرکت کرتا ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے اور یہ خیال کر کے کہ ہم کسی عزیز یا دوست کا دل میلا کیوں کریں یا ہم کسی سے جھگڑا مول کیوں لیں یا ہمیں دوسروں کے ذاتی اخلاق سے کیا سروکار ہے۔ بالکل بے حس وحرکت بیٹھے رہتے ہیں اور بدی ان کی آنکھوں کے سامنے جڑ پکڑتی اور پودے سے پیڑ اور پیڑ سے درخت بنتی چلی جاتی ہے۔ مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ جو آگ آج ان کے ہمسایہ کے گھر میں لگی ہے کل کو وہی وسیع ہو کر ان کے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دے گی۔

الغرض ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کمالِ حکمت اور دُوراندیشی سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے اردگرد بدی اور گناہ کی آگ دیکھ کر تماشہ بین بن کر نہ بیٹھے رہو بلکہ اوّلاً اپنے ہمسایہ کے گھر کو اور پھر خود اپنے گھر کو بھی اس آگ کی تباہی سے بچاؤ اور آپؐ نے اس تبلیغی اور تربیتی جدوجہد کو تین درجوں میں منقسم فرمایا ہے۔ اوّل یہ کہ انسان کو اگر طاقت ہو تو بدی کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ذریعہ نصیحت کر کے روکنے کی کوشش کرے اور تیسرے یہ کہ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر دل کے ذریعہ سے روکے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اس جگہ ہاتھ سے روکنے سے غیر اور لاتعلق لوگوں کے خلاف تلوار چلانا یا جبر کرنا مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس پوزیشن میں ہو کہ وہ کسی بدی کو اپنے ہاتھ کے زور سے بدل سکے تو اس کا فرض ہے کہ ایسا کرے مثلاً اگر ایک باپ اپنے بچے کو کسی غلط رستہ پر پڑتا دیکھے یا ایک افسر اپنے ماتحت کو یا ایک آقا اپنے نوکر کو بدی کے رستہ پر گامزن پائے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے جائز اقتدار کے ذریعہ اس بدی کا سدّباب کرے اور زبان سے روکنے سے نصیحت کرنا یا حسبِ ضرورت مناسب تنبیہہ کے ذریعہ روکنا مراد ہے۔ اور دل کے ذریعہ اصلاح کرنے سے محض خاموش رہ کر دل میں بُرا ماننا مراد نہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "دل کے ذریعہ بدلنے یا روکنے" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور یہ غرض محض دل میں بُرا ماننے کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس دل کے ذریعہ روکنے سے مراد دل کی دعا ہے جو اصلاح کا ایک تجربہ شدہ ذریعہ ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منشا یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی بدی کو نہ تو ہاتھ سے روک سکے اور نہ ہی زبان سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ کم سے کم دل کی دعا کے ذریعہ ہی اصلاح کی کوشش کرے اور یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دل کے ذریعہ روکنے کی کوشش کرنا سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ محض دل کی دعا پر اکتفا کرنا بہت کمزور قسم کی چیز ہے۔ اصل مجاہد انسان وہی سمجھا جا سکتا ہے جو دل کی دعا کے ساتھ ساتھ خدا کی پیدا کردہ ظاہری تدابیر بھی اختیار کرتا ہے جو شخص محض دعا پر اکتفا کرتا ہے اور بدی کو روکنے کے لئے کوئی ظاہری تدبیر عمل میں نہیں لاتا وہ دراصل اصلاحِ نفس کے فلسفہ کو بہت کم سمجھا ہے۔ دعا میں بے شک بڑی طاقت ہے لیکن مؤثر دعا وہ ہے جس کے ساتھ ظاہری تدبیر بھی شامل ہو تا کہ انسان نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل کے ذریعہ بھی خدا کے فضل کا جاذب بن سکے۔

پس تمام سچے مسلمانوں کو چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک ارشاد پر عمل کریں یعنی اگر ان کے سامنے کوئی ایسا شخص بدی کا مرتکب ہو جو ان کا کوئی عزیز یا دوست یا ماتحت ہے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دیں اور اگر کوئی ایسا شخص بدی کا مرتکب ہونے لگے جسے ہاتھ سے روکنا ان کے اختیار میں نہیں بلکہ ہاتھ کے ذریعہ روکنا فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے تو اسے زبان کی نصیحت سے روکنے کی کوشش کریں لیکن اگر اپنی کمزوری یا فتنہ کے خوف کی وجہ سے انہیں ان دونوں باتوں کی طاقت نہ ہو تو پھر کم ازکم اس بدی کے استیصال کے لئے دل میں ہی سچی تڑپ کے ساتھ دعا کریں۔ افراد اور خاندانوں اور قوموں کی اصلاح کے لئے یہ تدبیر اتنی مفید اور اتنی مؤثر اور اتنی بابرکت ہے کہ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تو ایک بہت قلیل عرصہ میں ملک کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ لیکن بدی کے نظاروں کو تماشے کے رنگ میں دیکھنے والا اور بے حس وحرکت بیٹھے رہنے والا انسان ہرگز سچا مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔

اعلان داخلہ گھٹیالیاں کالج

گھٹیالیاں کالج فسٹ ایئر میں داخلہ شروع ہے آرٹس گروپ کے تمام مضامین نہایت محنت اور خاص توجہ سے پڑھائے جاتے ہیں۔ رہائش کا عمدہ انتظام ہے۔ لائبریری بہترین موجود ہے مستحق اور محنتی طلبہ کو خاص مراعات دی جاتی ہیں۔ احباب اپنے بچوں کو اس کالج میں داخل کرائیں اور ان کا مستقبل بہتر بنائیں۔

پرنسپل
ٹی۔ آئی۔ کالج گھٹیالیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے

بعض ارشادات

چند روز ہوتے خاکسار نے اپنے ابا محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم و مغفور (انچارج صیغہ زود نویسی) کے ذاتی کاغذات دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے مجھے ابا جان کے قلم ہی سے لکھے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات دستیاب ہوئے جو ایک طرف حضورؓ کے اخلاق فاضلہ کی واضح عکاسی کرتے ہیں تو دوسری طرف افراد جماعت کی اخلاقی و دینی ترقی کا سبب بن سکتے ہیں۔ یہ ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

یاد رہے حضور نے یہ ارشادات صیغہ زود نویسی کی طرف سے حضور کی تقاریر یا خطبات وغیرہ برائے ملاحظہ پیش ہونے پر رقم فرمائے۔

راقم الحروف داؤد طاہر (بی۔اے) ربوہ

دشمنوں کا نام ہمیشہ تعظیم سے لیا جائے

(۱) ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کا مسودہ جب حضور کی خدمت اقدس میں نظر ثانی کے لئے پیش کیا گیا تو ایک مقام پر حضور نے یہ تحریر فرمایا۔

"دیکھو یاد رکھو کہ دشمن کا نام ہتک سے لینا اس کی ہتک نہیں کرنا اپنی ہتک کرنا ہے۔ میں دشمن کو جمع کے صیغہ سے یاد کیا کرتا ہوں۔"

(۲) خطبہ جمعہ ۲۷ر جولائی ۱۹۴۵ء میں ایک مقام پر حضور نے مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے متعلق اپنے ایک رؤیا کا ذکر فرمایا تھا۔ خطبہ نویس نے حضور کی طرف منسوب کر کے لکھ کہ "ابو الکلام آزاد کے متعلق میں نے یہ رؤیا دیکھا ہے۔" اس پر حضور نے تحریر فرمایا۔

"میں نے مولانا لکھا تھا اور اس میں میری ہتک اور کسی احمدی کی ہتک ہے۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر حضور نے لکھا۔

"میں نے کبھی قوم کے بڑے لیڈروں کے متعلق "اس" کا لفظ استعمال نہیں کیا۔"

خدا کے برگزیدوں کا ذکر ادب سے کیا جائے

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۵ء میں ایک جگہ خطبہ نویس نے یہ لکھ دیا کہ کرشن واقعہ یہ تھا۔ اسی رنگ میں اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی ذکر کر دیا۔ حضور نے اس پر خطبہ نویس کو مخاطب کر کے نوٹ تحریر فرمایا کہ۔

"آپ اتنی بڑی شان کو کب پہنچے کہ موسیٰؑ اور کرشنؑ کو واحد کے صیغہ سے یاد کرنے کا حق حاصل ہو گیا۔"

بچوں کو سزا کی مخالفت

خدام الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع پر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو حضور نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں ایک مقام پر خطبہ نویس نے حضور کی طرف یہ الفاظ منسوب کر دیئے کہ "استادوں نے لڑکوں کو مارا پیٹا کیوں نہیں" اس پر حضور نے تحریر فرمایا۔

"میں لڑکوں کی سزا کا سخت مخالف ہوں اور ہمیشہ اس کے متعلق احکام جاری کرتا رہتا ہوں۔ پس یہ مجھ پر افترا ہے۔"

قربانی کا معیار بڑھایا جائے

خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ر ستمبر ۱۹۴۵ء ملاحظہ فرمانے کے بعد ایک مقام پر حضور نے تحریر فرمایا۔

"$\frac{1}{3}$ کا حکم وصیت کے متعلق ہے اپنی زندگی میں انسان $\frac{1}{3}$ سے زیادہ دے سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے بہت کم ہیں جو اپنی قربانی کو اس معیار تک پہنچاتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

ملاقات کے لئے آنیوالے اطفال کو دیکھ کر

یہ ملاقات کے خواہاں اطفال
احمدیت کے گلستاں کے نہال

تمتمائے ہوئے چہروں پہ ضیاء
اور کبھی فکر کی ہلکی سی ردا

جسم گو اتنے تنومند نہیں
ان کی فطرت میں مگر گند نہیں

ان میں تنظیم کا جذبہ رقصاں
کام کرنے کی امنگیں رقصاں

ان کو حاصل ہے نظر کی وسعت
اور بیداریٔ دل کی نعمت

دیکھنے میں یہ بظاہر اطفال
ان میں ہے ولولۂ استقبال

تم بنو باعث خیر و بہبود
تمہیں حاصل رہے لعل مقصود

یہ ملاقات ہو ایماں افروز
تم بنو فاتح عالم اک روز

(امین اللہ خاں سالک)

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے رب کی فرمودہ پیشگوئی وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ قوموں کی زندگی اور مضبوطی ان کے پریس کی مضبوطی سے وابستہ ہے آپ اپنے دینی آرگن اور پیارے اخبار الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے پریس کو مضبوط کریں

(مینیجر الفضل ربوہ)

دُعا کی حقیقت!

ایک صاحب کے خط کا جواب

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گرامی نامہ موصول ہوا اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کی پاک کتاب قرآن مجید پر گہرا تدبر نہ کرنے سے انسان کو ٹھوکر لگتی ہے۔ دراصل بات یوں نہیں ہے کہ بد دیانتوں کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ وہ لوگ یقیناً ضمیر کی خلش کا شکار ہوتے ہیں۔ انہیں کبھی اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا ظاہر اور باطن میں بڑا فرق ہوتا ہے حقیقی سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ دوسروں کے عیب پر نگاہ رکھنے کی بجائے اپنے عیوب کا جائزہ لینا زیادہ بہتر ہے۔ اس سے زندگی سدھر سکتی ہے اگر کوئی اہلکار ناجائز کام کرتا ہے۔ رشوت لیتا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے اسے ضرور سزا ملے گی نام سے تو کچھ نہیں ہوتا۔

میں حیران ہوں کہ آپ نے دعا کی حقیقت پر غور نہیں فرمایا۔ اس لئے آپ اس الجھن میں مبتلا ہیں کہ بعض ملنگ کہہ دیتے ہیں کہ جاؤ تمہارا کام ہوگیا یا یوں ہو جائے گا۔ کیوں دعا کرنے والے مومن انسان ایسا نہیں کہہ دیتے!

بات یہ ہے کہ جاہل انسان جو نہ دعا کی حقیقت سے واقف ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی قدر جانتا ہے۔ وہ اپنی جہالت سے جو چاہے کہہ دے مگر عارف انسان کس طرح ایسا قدم اٹھا سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی شانِ حق کے منافی ہے!

دعا کی حقیقت یہ ہے کہ عاجز بندہ خدائے قادر و قدیر کے آگے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی مشکلات اور ضرورتوں کو عاجزانہ انداز سے پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے بعض دفعہ جو چیز انسان طلب کر رہا ہوتا ہے وہ اس کے لئے دینی و دنیوی طور پر مضر ہوتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایسی دعا کو قبول کرنے کے یہی معنے ہیں کہ وہ چیز اسے نہ دی جائے۔ بظاہر یہ بات اس بندے کے لئے تکلیف کا موجب ہوگی۔ مگر درحقیقت اس کی دعا کا بعینہٖ قبول نہ کرنا ہی اس کے حق میں رحمت ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا رب ہے اس کا غلام یا ماتحت نہیں وہ مومنوں کی دعائیں ضرور سنتا ہے ان کو جواب بھی دیتا ہے مگر اسی طرح جس طرح ایک دوست دوسرے دوست کی مانتا ہے۔ انسان اپنے دوست کی ہر حاجت پوری نہیں کر سکتا۔ بعض دفعہ دوست کے مطالبے کو غلط سمجھ کر بھی رد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے مگر وہ عالم الغیب بھی ہے بعض دفعہ تو اس لئے انسان کی دعا کو بعینہٖ قبول نہیں فرماتا کہ وہ چیز انسان کے لئے مضر ہوتی ہے۔ اور پھر بطور ایک دوست اور ولی کے انسان کی روحانی ترقی کے پیشِ نظر اس سے یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی کو مانے۔ جس طرح شکر انسان کے اخلاق کی ترقی کا ذریعہ ہے اسی طرح صبر بھی انسان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے پس دعاؤں کی قبولیت خدائے حکیم کی حکمت کے ماتحت ہوتی ہے یہ کوئی اندھے کی لاٹھی کی طرح نہیں ہے۔ جاہل آدمی سائنس کی حکمتوں کو نہ جاننے کے باعث قانونِ قدرت پر معترض ہو سکتا ہے مگر سائنسدان نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قانونِ شریعت کا حال ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کا ایک نظام ہے اس بارے میں گہرے تدبر کی ضرورت ہے۔ اور پھر طور دعا کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ؎

علاج ہے زبے وقت خمارِ التہاب!

مسکرائی ہر کلی اور جھوم اٹھی ہے صبا

اے خلیفۃ المسیح! اے ناصرِ دینِ ھدیٰ
اے سپہ سالارِ افواجِ محبت مرحبا

یہ در و دیوار تھے تیرے لئے کتنے اداس
کس قدر سونی تھی ربوہ کی تمہارے بن فضا

لگ رہے تھے ہم کو بیگانے سے یہ شام و سحر
اجنبی جیسے ستارے اور قمر نا آشنا

تیرے آنے سے چمن میں آگئی پھر سے بہار
مسکرائی ہر کلی اور جھوم اٹھی ہے صبا

اِک نئی لذت سے تو نے کر دیئے لب روشناس
اک نیا رس تو نے کانوں میں ہمارے بھر دیا

ہے تمہارے واسطے اِذنِ خداوندی یہی!
"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

کوپن ہیگن، زیورک، ڈنمارک اور اسکاٹ لینڈ
تیرے دم سے ہوگئے اسلام سے ہیں آشنا

ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں دور تک تاریکیاں
نُور کا ظلمت میں تو نے کر دیا روشن دیا

ہوگیا ہے اک نیا مشرق سے پھر سورج طلوع
جلد ہی چھٹ جائے گی خورشید اب کالی گھٹا

(مبشر خورشید۔ راولپنڈی)

ایفائے عہد کی اہمیت

مکرم محمد انیس الرحمان صاحب صادق بنگالی
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (سورۃ مائدہ ع۱)

یعنی اے ایمان والو اپنے وعدوں کو پورا کیا کرو

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ جب کبھی تم کسی قسم کا وعدہ کرو تم پر لازم ہے کہ اس کو پورا کرو کیونکہ سچے مومن کی یہ نشانی قرار دی گئی ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ ایفائے عہد کرنا ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ پر اس کی کتابوں پر اور پیغمبروں پر ایمان لایا ہے گویا عہد کو پورا کرنا اسلام کی ایک بنیادی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا

(سورۃ بنی اسرائیل ع۴)

یعنی اپنے عہدوں کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے بازپرس کی جائے گی۔

وفائے عہد زبان اور عمل کی یکرنگی کا نام ہے۔ اور وفائے عہد انسانیت کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ جو شخص اپنے وعدوں کی ادائیگی سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے درحقیقت وہ شرف انسانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وفائے عہد ایک مومن اور ایک غیر مومن کے درمیان امتیاز کرنے والی چیز ہے عہد کو پورا نہ کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں باتیں جمع ہو جائیں تو وہ پورا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک پائی جائے تو سمجھو کہ اس میں منافقت کی ایک رگ ہے۔ جب اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو توڑ ڈالے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دینا شروع کر دے۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کی) مندرجہ بالا احادیث سے صاف اور واضح طور پر ظاہر ہو گیا کہ وعدہ خلافی کرنے والا منافق بن جاتا ہے۔ کسی شخص کی شخصیت کا اندازہ اس کے وعدہ سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (سورۃ صف ع۱)

یعنی اے لوگو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ پر یہ گراں گذرتا ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے۔

ان آیات مبارکہ میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اے مومنو وہی کچھ کہا کرو جس پر تم عمل کرتے ہو اور جو وعدہ کرو اس کے مطابق اپنے وعدوں کو پورا کرو۔

ایفائے عہد کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں بہت سے ارشادات اس کے متعلق مذکور ہیں۔ حضرت ابن مسعود حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔ (بخاری مسلم)

یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا قیامت کے روز ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی غداری کا جھنڈا ہے۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی اور ارشادات نبوی سے ایفائے عہد کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔

ان ارشادات کی روشنی میں ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے دل میں غور کرے کہ میں نے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت میں شامل ہوں آپ سے کیا عہد کیا ہے اور اسے کس حد تک پورا کیا ہے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ ایک ایسا عہد ہے جو کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے خدا سے کیا ہے۔

شرائط بیعت کے آخری حصہ میں بھی اسی عہد کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ "یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عہد کے بارے میں کشتی نوح میں فرمایا ہے کہ جو شخص اس عہد کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو اس نے بیعت کے وقت کیا ہے کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح صـ۲۷)

بیعت کا وعدہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کے توڑنے سے ایمان بھی جاتا رہتا ہے اور انسان معصیت اور گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ نیز عہد شکنی کرنے والا اپنے مقصد زندگی میں بھی کامیاب نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ خدا تعالیٰ کا دیدار اور اس کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ ایفائے عہد سے انسان زندگی کے ہر شعبہ میں عزت و تکریم حاصل کر سکتا ہے اور اسی سے کامل فلاح اور کامل نجات وابستہ ہے۔ کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ انسان اپنے وعدوں کو پورا کرے اور کبھی بھی عہد شکنی نہ کرے۔ عہد شکنی کرنے سے انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اور اسکی مخلوقات کی نگاہ میں بھی گر جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے معنوں میں ایفائے عہد کی اہمیت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

شوریٰ انصار اللہ (جو امسال مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر کو بر موقعہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی قواعد کی رو سے ہر مجلس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اراکین کی مجموعی تعداد کے ہر بیس یا اس سے کم افراد پر ایک نمائندہ منتخب کرے ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے مجلس شوریٰ انصار اللہ کے رکن ہوں گے وہ مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام بھی شوریٰ انصار اللہ کے رکن ہوں گے۔ مجالس کو چاہیئے کہ وہ حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں نیز ایسے صحابہ کرام کے اسماء گرامی بھی مرکز میں بھجوائے جائیں جو اجتماع میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کا سلسلہ اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۲

حقائق و نکات

بلا تبصرہ

ہفت روزہ رضاکار لاہور ۱۷ر اگست ۱۹۶۷ء

عموماً اسلام کو جنگجویانہ مذہب اور حضرت مصطفیٰؐ کو دنیا تشدد پسند کی حیثیت سے دیکھتی اور سمجھتی ہے۔ لیکن حقیقت اس سے مختلف ہے

رسولؐ اسلام کی زندگی امن پسندی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی کبھی رسولؐ نے اپنے اصحاب کو تشدد کی دعوت نہیں دی بلکہ ہمیشہ لا تفسدوا فی الارض کا ہی حکم دیتے رہے یقیناً رسولؐ نے جنگیں بھی کیں اور احد و خیبر و خندق کے شاندار معرکے رسولؐ ہی کی قیادت میں سر کیے گئے۔ لیکن یہ سب جنگیں رسولؐ کی فطرت کے تقاضے سے نہیں تھیں بلکہ ان پر عائد کی گئی تھیں۔ اور ان کو مجبور کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ جنگ کریں۔ کیونکہ یہ سب جنگیں دفاعی تھیں اور ان کی ذمہ داری مشرکین و یہود پر آتی ہے چونکہ اگر وہ چڑھائی کر کے مدینہ نہ آتے تو رسولؐ ان کے مرکزوں پر حملہ نہ کرتے، مگر جب انہوں نے حملہ کر دیا تھا۔ اب اگر رسولؐ مقابلہ نہ کرتے تو ظلم کا دل بڑھتا ظالموں کی ہمت افزائی ہوتی اور مدینہ کے غریب مسلمانوں کو طرح طرح کی مشقتیں برداشت کرنا پڑتیں۔ اسلئے رسولؐ لڑنے پر مجبور ہو گئے اور جنگ نہ کرنے سے بھی کوئی نقصان نہیں تھا۔ اسلئے پیغمبر خداؐ اتنی بڑی جماعت کے ساتھ ہونے اور عام مسلمانوں کے اس رجحان کے باوجود کہ اس وقت جنگ نہ کرنا بزدلی ہے بغیر جنگ کئے بظاہر دب کر صلح فرما کر مدینے واپس تشریف لے گئے حالانکہ کچھ عرصہ کے بعد جب مشرکین نے ان شرائط کی پابندی نہیں کی جو صلحنامے میں درج تھے۔ تو رسولؐ کو فتح مکہ کے لئے تشریف لانا پڑا مگر فتح کے بعد جو رویہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے اختیار کیا وہ بھی ان کی امن پسندی کی تصدیق کرتا ہے حضرتؐ نے اپنے سخت سے سخت دشمنوں کو اپنے سامنے بلوایا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ تم کو مجھ سے کیا امید ہے؟

ظاہر ہے کہ وہ اشخاص جنہوں نے تیرہ برس تک مسلسل رسولؐ پر پتھروں کی بارش کی تھی جنہوں نے اُن کے سر پر کوڑا کرکٹ پھینکا تھا۔ اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنا چاہا تھا اپنے متعلق کیا امید رکھ سکتے تھے؟ مگر اس سب سے بالاتر ان کا رسولؐ کی بلندیٔ کردار کا وہ مشاہدہ تھا جو ابتدائے عمر سے وہ کر چکے تھے اس لئے انہوں نے ہمت کر کے کہا کہ ہم تو آپ سے اچھائی کی ہی امید رکھتے ہیں

اس رحمت اللعالمینؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپؐ نے یہ حکم سنایا کہ جاؤ تم سب کو رہا کیا جاتا ہے۔ یہ اسلام کی وہ امن پسندی جس کی بہترین مثالیں حضرت محمد مصطفیٰؐ نے پیش کیں۔

درخواست دعا: میرا لڑکا عزیزم رشید احمد خان امریکا ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ کے امتحان کے لئے ۱۳ر ستمبر کو انگلینڈ جا رہا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس لائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر مست احمد میڈیکل آفیسر سول ہسپتال لائلپور)

جماعتیں اپنی سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیں

مجلس شوریٰ ۱۹۶۶ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ آئندہ ہر جماعت کو سالانہ رپورٹ مرکز میں بھجوانی پڑے گی اور انہیں بھجوانی چاہئیے۔ جس میں تمام شعبوں کا ذکر ہو۔ مثلاً اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ تعلیم کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے بجٹ کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ غرض جتنے شعبے ہیں ان کے سلسلہ میں جماعت کو تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوانی چاہیئے۔

جماعتوں کو امراء اضلاع کے ذریعہ مطبوعہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور اس بارہ میں متعدد بار اخبار الفضل میں بذریعہ اعلان و چٹھیات توجہ دلائی جا چکی ہے۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے سالانہ رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ لیکن کچھ جماعتوں نے اس طرف ابھی تک توجہ نہیں کی۔

لہٰذا ایسی جماعتیں جنہوں نے اپنی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۱۹۶۶ء تا اپریل ۱۹۶۷ء ابھی تک نہیں بھجوائی وہ فوری طور پر نظارت علیا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ

۲۴ر ستمبر ۱۹۶۷ء کو معیار دوم کے لئے کتاب "الوصیت" "مختصر تاریخ احمدیت" (جو ناصرات کے لئے شائع کروائی گئی ہے اور قرآن کریم کے آٹھویں پارے کا ترجمہ امتحان ہوگا معیار اول کے لئے کتاب "برکات الدعا" اور تفسیر کبیر میں سے پہلے پارے کا تیسرا چوتھا اور پانچواں رکوع شامل امتحان ہوگا۔

براہ مہربانی تمام مجالس ۱۰ر ستمبر سے قبل اطلاع دیں کہ ان کی لجنہ کے لئے کتنے پرچے بھجوائے جائیں۔ معیار اول کے لئے کتنے پرچے اور معیار دوم کے لئے کتنے پرچے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

سالانہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

برائے مجلس شہر و ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۹-۱۰-۱۱ ستمبر ۱۹۶۷ء کو مسجد احمدیہ دار الذکر میں منعقد ہوگی۔ خدام و اطفال کا پروگرام علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ تربیت کے اس اہم موقع سے خدام و اطفال زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔ احباب جماعت سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری انتظامیہ تربیتی کلاس)

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے
بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ دو روپے

طاقت کی دوائی
کمزور جوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہیں حمل۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔
مکمل کورس ۱۸/- روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

تریاق کبیر۔ ہر مرض کا فوری علاج قیمت چھوٹی شیشی پچھتر پیسہ درمیانی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی ایک روپیہ پچھتر پیسہ۔ ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست ماسٹر علی محمد صاحب سابق سیکرٹری مال صدر جھنگ کئی ماہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(بابو عبدالحلیم اسسٹنٹ اکونٹنٹ پنشنر بازار لوہاراں فضل سٹریٹ جھنگ صدر)

۲۔ میرے والد محترم جناب چوہدری گیلانی خانصاحب بعارضہ رعشہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں (چوہدری بشیر احمد کمشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ)

۳۔ خاکسار نے بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(حبیب اللہ خاں ددنا پنڈی بھاگو)

۴۔ عرصہ دراز سے میرے پاؤں پر زخم ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (محمد شفیع لاہور)

۵۔ خاکسار کے بھائی محمد اکبر آصف کو سانپ نے ڈس لیا تھا جس سے ایک پاؤں اور آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے۔ (محمد یوسف متعلم جامعہ احمدیہ دارالبرکات ربوہ)

۶۔ بندہ Inter-wing Fellowship کے لئے کوشش کر رہا ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔" (فواد الحق احمدی)

۷۔ میرے چھوٹے بھائی رشید احمد ارشد ایم۔اے P.F.S کا فائنل کا امتحان ۱۲ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔ احباب سلسلہ سے نمایاں کامیابی کی درخواست ہے۔

۸۔ میرے دوسرے بھائی نسیم احمد کا M.S.C کا نتیجہ نکلنے والا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست ہے۔
غلام احمد سٹینو گرافر۔ محکمہ انہار سرکل لائلپور

۹۔ مکرمی شیخ غلام علی صاحب ایک جیپ کے حادثہ میں دائیں ٹانگ پنڈلی سے ٹوٹ گئی ہے۔ محمد بشیر پروپرائیٹر میڈیکل ہال کوئٹہ

۱۰۔ بندہ چند مشکلات میں پھنسا ہوا ہے
(مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی)

۱۱۔ میری نانی جان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے
(ضیاء الرحمان اکونٹنٹ وقف جدید ربوہ)

۱۲۔ میرے بچے ابوذر شاہد احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید غلام احمد احمدی سونگھڑ کٹک)

۱۳۔ میرے لڑکے مسمی عزیز محمد مسعود اقبال نے امسال مغربی پاکستان انجینئرنگ یونیورسٹی سے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ عزیز مذکور طویل بخار کی وجہ سے شدید کمزور ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد مسعود اقبال ولد غلام محمد ثالث مکان نمبر ۱۰۱۸/۱۳ اندرون لوہاری گیٹ لاہور)

۱۴۔ مکرم ملک مبشر احمد صاحب ابن محترم ملک غلام فرید صاحب آجکل ڈنمارک میں ٹریننگ کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی خیروعافیت اور کامیاب مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے۔
فضل الرحمٰن نیو بنیا شوگر ملز

اعلان بابت چندہ ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا چندہ بجٹ سے بہت کم مقدار میں وصول ہو رہا ہے براہ مہربانی تمام لجنات اس طرف خاص طور پر توجہ دیں اور ماہ ستمبر کی ۳۰ تاریخ تک تمام ناصرات الاحمدیہ سے چندہ وصول کر کے بھجوا دیں تاکہ بجٹ پورا ہو سکے۔
(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

نوٹ:۔ ہدایات سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ میں بڑے گروپ کے حفظ قرآن کے مقابلہ کا عنوان چھپنے سے رہ گیا تھا۔ اسلئے تمام ناصرات الاحمدیہ کے لئے اعلان ہے کہ سورۃ الرحمٰن حفظ کرنی مقرر کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اسے نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری ناصرات لجنہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرا بھتیجا ارشاد احمد ولد چوہدری اقبال احمد صاحب چک ۱۱/۹۔ ایل ضلع ساہیوال عرصہ دس روز سے گم ہے قد اندازاً ۵ فٹ ۶ انچ رنگ گندمی تہبند اور قمیص پہنے ہوئے ہے پاؤں میں دیسی جوتا اور سر ننگا معمولی تعلیم بھی ہے اور دماغی توازن درست نہیں ہے عزیز تحصیل نارووال موضع ننگل داؤ ملا سے گم ہوا ہے۔ جس کسی دوست کو ملے مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ لڑکے کی والدہ اس کے غم سے نڈھال ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو دور کرے اور لڑکا خیریت سے گھر آجائے۔ (خاکسار نذیر احمد باجوہ امیر جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال)

رکنیت فارم اور قائدین مجالس

بعض مجالس کی طرف سے ایسے رکنیت فارم موصول ہو رہے ہیں کہ ایک ہی فارم پر دو دو بلکہ تین تین خدام کے کوائف درج ہوتے ہیں۔ یہ طریق اصولی طور پر غلط ہے ہر خادم کا رکنیت فارم علیحدہ ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ رکنیت فارموں پر دستخط کرتے وقت چیک کر لیا کریں کہ ایک فارم پر ایک سے زائد خدام کے کوائف تو درج نہیں کئے گئے۔
(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرماویں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۵۔۲ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودھا برائے لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	تعطیل ۱۲-۱۵	۱۳-۰۰	۱۴-۳۰	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودھا	۳-۳۰	۴-۰۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۲۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	بسرعت ۱۲-۱۵	۱۳-۱۵	۱۴-۱۵	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵	۱۸-۰۰
روانگی از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	صبح ۵-۴۵	۹-۴۵	روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا						صبح ۶-۲۰	۲-۳۰	(مینیجر یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا)				

سُرمہ رحمت

رنگت سبز ہے۔ آنکھ کی ہر مرض کا مکمل علاج ہے۔
قیمت فی شیشی ۶۲ پیسے فی تولہ ۲/۰
دواخانہ رحمت ربوہ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا۔ فی تولہ دو روپے مکمل کورس (گیارہ تولہ) قیمت بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی ایک وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۷۲

میں شکیلہ اختر بیوی پروفیسر سید اختر احمد اورینوی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی زمین ۲ بیگھے جو مجھے اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے ملی ہے۔ موضع اُدری ضلع مونگھیر میں ہے۔ اس کی موجودہ قیمت اندازاً سات ہزار روپیہ۔

۲۔ زرعی زمین قریباً پونے دو بیگھہ جو مجھے اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے ملی ہے موضع اُدری ضلع مونگھیر میں ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے

۳۔ حق مہر پانچ ہزار روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔

مجھے اپنے شوہر کی طرف سے پچیس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے علاوہ تین سو روپیہ سالانہ مجھے اپنے افسانوں اور ریڈیو ٹاک وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زرعی زمین سے مجھے سات سو روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔

میں اپنی مذکورہ بالا تمام آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ: شکیلہ اختر۔ بقلم خود
گواہ شد: سید اختر احمد اورینوی۔ صدر شعبہ اردو، پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ۔ بہار۔
گواہ شد: ش۔ شکیل احمد۔ صدر شعبہ اردو گیا یونیورسٹی۔ گیا۔ بہار۔

وصیت نمبر ۱۳۶۷۴

میں زینب بیگم زوجہ غلام محمد لون قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۴۴ء ساکن کاٹھ پورہ ڈاک خانہ باڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے نہ ہی کوئی زیور سونا چاندی ہے

میرا حق مہر ۱۵۰ روپے ہے اور مجھے اپنے بیٹے سے ماہوار جیب خرچ مبلغ بیس روپے ملتے ہیں۔ میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ہوگی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

میرا حق مہر میرے شوہر کے ذمہ ہے۔

الامتہ: زینب بیگم زوجہ غلام محمد لون۔
گواہ شد: غلام محمد لون شوہر موصیہ
گواہ شد: عبدالرحمن فیاض موصی ۱۳۱۶۵

وصیت نمبر ۱۳۶۲۰

میں انوارہ بیگم زوجہ شیخ بدر الدین کلی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن BEHALA 10/1 BASUDAB PUR ڈاک خانہ بہالہ (BEHALA) ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے

مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ بذمہ شوہر ہے۔ زیورات مالیتی ۳۰۰/- روپے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ایک ہار جس کی قیمت دو صد روپے کانٹے ایک جوڑا قیمتی ایک صد روپیہ کل میزان ۳۰۰/-

کل رقم مبلغ ۸۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی اور اس کی باقاعدہ اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ: انوارہ بیگم۔
گواہ شد: عبدالرحمن خان مبلغ سلسلہ احمدیہ
گواہ شد: بدرالدین کلی۔ 10/1 Basudab Pur Rd. Cal 34 Behala.

وصیت نمبر ۱۳۶۷۳

میں غلام محمد لون ولد مولوی غلام احمد لون صاحب قوم مسلمان پیشہ زمینداری ملازمت عمر تخمیناً ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناسنور کاٹھ پورہ ڈاک خانہ باڑی پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے جس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری وفات پر جو بھی مزید جائداد ہوگی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حصہ دار ہوگی۔

مجھے کوآپریٹو سے بھی ماہوار ایک سو بیس روپے تنخواہ ملتی ہے۔ جہاں میں بطور اکونٹنٹ کام کرتا ہوں اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں بھی چندہ وصیت ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا

میری اس وقت حسب ذیل جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہے

۱۔ زمین آبی ۱۸ کنال قیمت	۳۶۰۰
۲۔ زمین خشکی ۲۴ کنال قیمت	۲۴۰۰
۳۔ مکان دکوٹھا پرانا قیمت	۸۰۰
۴۔ درخت چائے وغیرہ	۵۰۰
۵۔ متفرق جائداد	۱۰۰۰
جملہ میزان	۸۳۰۰

کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ آٹھ ہزار تین سو روپیہ کہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد: غلام محمد لون ولد مولوی غلام احمد لون ساکن ناسنور مقیم کاٹھ پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔
گواہ شد: V. RATNPURA. P.O. YARI PURA (KASHMIR) (A. Hamid Ajiz. Nazir. Baitul. Mall. S.A.A. Qadian)
گواہ شد: عبدالرحمن فیاض ابن غلام محمد صاحب لون موصی ۱۳۱۶۵۔

ٹیلی ویژن اور بیرونی ممالک میں رہنے والے احباب

پاکستان میں ٹیلی ویژن کی مقبولیت کی بدولت بیرونی ممالک سے پاکستان آتے ہوئے تمام لوگ ٹیلی ویژن ساتھ لے کر آ رہے ہیں۔ مناسب معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ ایسے سیٹ لے آتے ہیں جو پاکستان میں کام نہیں کرتے۔ جو صحیح قسم کے ٹیلی ویژن سیٹ لاتے ہیں ان کی قیمت بہت زیادہ ادا کرنی پڑتی ہے اس لئے اب پاکستان آنے سے قبل ہم سے ضرور رابطہ قائم کریں ہم براہ راست انگلینڈ اور جرمنی کی فیکٹریوں سے ٹیلی ویژن سیٹوں کی شپ منٹ (SHIPMENT) کا بندوبست EXPORT PRICES پر کرتے ہیں۔

Farooqs

THE TELEVISION SPECIALISTS

E/3 گلبرگ مارکیٹ لاہور۔ پاکستان۔ فون نمبر ۸۰۸۴۸

درخواستِ دعا

خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (عبدالحمید جنرل سیکرٹری ملیر کالونی کراچی)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے۔ نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

پاکستان ہر حملہ آور کو کچل دینے کی پوری طاقت رکھتا ہے

یوم دفاع پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا پیغام

راولپنڈی ۶ ستمبر۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کو تیار اور ہر حملہ آور کو کچل دینے کی پوری طاقت رکھتا ہے ہماری فوجیں ناقابل تسخیر عزم محکم کی مالک ہیں ، اور امتحان کی ہر آزمائش میں پوری اتری ہیں۔ میں قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر جارح کو پاکستان کی مقدس سرحدوں سے پرے دھکیل دیا جائے گا۔ صدر نے کہا کہ فوجوں کی طرح ہمارے عوام بھی دشمن کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں اپنے عزم اور روشن مستقبل پر یقین ہے اور خدا کے فضل و کرم سے پاکستانی قوم ہر آزمائش میں کامیاب و کامران ہوگی۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار اپنے یوم دفاع کے پیغام میں کیا ہے صدر کے پیغام کا پورا متن یہ ہے:۔

"آج ہم یوم دفاع پاکستان منا رہے ہیں۔ دو سال قبل آج ہی کے دن ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اپنا وجود برقرار رکھنے کے لئے ہمیں ایک چیلنج کا مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اس آزمائش میں سرخرو ہوئے۔ اس تجربے نے قوم کو خود اعتمادی اور یکجہتی کا ایک نیا شعور بخشا۔

اس یادگار دن کے موقعہ پر ہم اپنے بہادر سپاہیوں ، ہوابازوں اور بحری مجاہدوں کی لازوال شجاعت اور بہادری کو فخر سے یاد کرتے ہیں۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے وطن کی مقدس سرزمین کے دفاع میں کیا۔ وہ انتہائی نامساعد حالات کے خلاف سینہ سپر ہوگئے اور ملک کے مفاد کے لئے اپنی جانیں تک قربان کردیں۔ آج فطری طور پر وہ شہداء یاد آتے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں وطن پر نچھاور کردیں۔ یہ سچ ہے کہ انہوں نے آزادی کا پرچم سربلند رکھنے کے لئے اپنا خون بہایا۔

محاذوں پر خونی جنگ لڑنے والے مجاہدوں کی پشت پر پاکستان کے عوام سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے تھے۔ عوام نے اپنی بے لوث قربانیوں حب وطن اور احساس فرض سے ان مجاہدوں کو تقویت بخشی جو محاذ پر دشمن کے خلاف سینہ سپر تھے۔

آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر وقت چوکنا رہنا ضروری ہے ہمارے سیاسی حالات اور جغرافیائی محل وقوع کے پیش نظر ہمارے لئے چوکنا رہنا اور بھی ضروری ہے۔ آج کے عظیم دن کے موقعہ پر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے اور کسی طرف سے بھی ہونے والی جارحیت کا دندان شکن جواب دینے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ہماری مسلح افواج کا حوصلہ غیر متزلزل ہے اور وہ اپنی پیشہ وارانہ مہارت اور صلاحیتوں میں دنیا کی کسی فوج سے کم نہیں ہمارے عوام اپنے پختہ عزم اور اپنے مستقبل پر یقین کے لئے مشہور ہیں۔ ہماری مسلح افواج اور عوام اللہ کے فضل و کرم سے ہر آزمائش میں کامیاب و کامران ہوں گے

آئیے ہم سب۔ مسلح افواج کے ارکان اور عوام ملک کو اور بھی شاندار مستحکم ، متحد اور طاقتور بنانے کا عہد کریں۔ خدا ہمیں اپنی کوششوں میں کامیاب فرمائے۔

پاکستان پائندہ باد"

درخواست دعا

میرے بھانجے عزیز حبیب احمد صاحب ثاقب طالب علم ایم اے سوشل ورک لاہور یونیورسٹی سکوٹر کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ دائیں پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ایک ماہ سے گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں آج کل پلستر کھلنے پر شدید تکلیف میں ہیں۔ کیونکہ ہڈی صحیح طریقے سے پیوند نہیں ہو سکی اب دوبارہ پیوندشدہ ہڈی کو کھول کر ٹھیک کرنا ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (آیت اللہ ناصر)

پاکستان میں یوم دفاع کی تقریبات

بقیہ صفحہ اوّل

بعد میں فوجی دستوں نے بکتر بند گاڑیوں اور دوسرے فوجی سامان کے ساتھ بڑے بڑے بازاروں میں مارچ کیا۔

لاہور کے فورٹریس سٹیڈیم میں ایک بہت بڑا فوجی مظاہرہ ہوا۔ جسے لاکھوں شہریوں نے دیکھا۔ اس میں مصنوعی جنگ کا مظاہرہ بھی شامل تھا۔ بعد میں قائمقام گورنر جناب اکرام الحق نے ٹاؤن ہال پر ہلال پاکستان کا نیا پرچم لہرایا۔ انہوں نے کہا ۶ ستمبر کا دن ہماری آزادی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے ہمارے عزم حوصلہ اور قربانی کے اعلیٰ جذبہ کی علامت ہے۔ سیالکوٹ اور سرگودھا کو ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران بہادری اور شجاعت کے یادگار مظاہرہ پر ہلال پاکستان کے جو خاص پرچم دیئے گئے تھے وہ کل ان کے ٹاؤن ہالوں پر پھر سے لہرائے گئے۔

کراچی میں بحری بری اور فضائی فوجیں کے جوانوں اور دستوں نے کئی میل لمبے راستہ پر مارچ کی اس میں فوجی ہتھیار اور بکتر بند گاڑیاں بھی شامل تھیں رات کو بحری جہازوں پر چراغاں کیا گیا۔ حیدرآباد کوئٹہ پشاور چاٹگام سلہٹ اور جیسور میں بھی اسی قسم کے فوجی مظاہرے ہوئے۔ کل شام وزیر دفاع جناب اے آر خان نے ایک نشری تقریر میں کہا ہماری فوجیں اب پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔ اور پہلے کی نسبت زیادہ بہتر ہتھیاروں سے لیس ہیں اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ وطن کی محبت سے سرشار ہیں اور ایمان کی قوت رکھتی ہیں ان میں ملک کا دفاع کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے ۶ ستمبر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ ایک یادگار دن ہے ہماری نسلیں اس کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی دو سال قبل آج ہی پاکستان ہماری آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن ہمارے بہادر اور جانباز فوجیوں نے دشمن کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔

سعودی عرب میں ٹیلیویژن پر مسجد نصرت جہاں کی افتتاحی تقریب کے مناظر

بقیہ صفحہ اوّل

مناظر دیکھے۔ مزید براں مراکش ریڈیو نے بھی سکنڈے نیویا میں سب سے پہلی مسجد کے افتتاح کو خاص اہمیت دی چنانچہ اس نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی خبر اپنے مختلف نیوز بلیٹنز میں جو بار نشر کی۔ علاوہ ازیں یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ ڈنمارک کے نامور اور بااثر اخبارات کے علاوہ جن میں سے بعض کے تراجم ہر گذشتہ کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ سویڈن اور ناروے کے بھی قریباً تمام اخبارات نے مسجد کے افتتاح کے متعلق تفصیلی نوٹ شائع کئے ہیں ۔۔۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کا سفر یورپ نہایت درجہ کامیاب اور مبارک ثابت ہوا ہے احباب جماعت اللہ تعالےٰ کا شکر بجالاتے ہوئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ سکنڈے نیویا میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد وہاں خدا تعالےٰ کا نام بلند کرنے اور اس کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر کرنے کا اہم ذریعہ ثابت ہو۔ اسلام کا آفتاب مطلع مغرب پر پوری آب و تاب سے چمکے مغربی اقوام جلد سے جلد خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

آمین۔ اللھم آمین۔

ربوہ میں یوم دفاع پاکستان خاص اہتمام سے منایا گیا

مساجد میں خصوصی دعائیں جملہ ادارہ جات میں عام تعطیل ، ورزشی کھیلوں کے مقابلے

ربوہ ۷ ستمبر۔ کل مورخہ ۶ ستمبر کو ربوہ میں یوم دفاع پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک اور وقف جدید۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور ذیلی تنظیموں کے جملہ دفاتر نیز تمام تعلیمی اداره جات میں عام تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور ترقی و استحکام کے لئے نیز شہداء کی بلندی درجات کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ دن طلوع ہونے پر ٹاؤن کمیٹی کی عمارات پر قومی پرچم لہرایا گیا اور لوگوں نے شہداء کے قبرستان جا کر میجر منیر احمد شہید۔ کیپٹن نذیر احمد شہید اور دوسرے شہداء کے مزاروں پر دعا کی۔ بعد ازاں ، کبڈی ، والی بال ، اور باسکٹ بال کے میچ کھیلے گئے کھیل کے میدانوں میں خوب رونق رہی ۔